

ہمدردی اور نغمہ

نمبر 3517

ایک خطبہ

شائع شدہ بروز جمعرات، 22 جون 1916

بیان کردہ بذریعہ سی۔ ایچ۔ سپرجین

میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوینگٹن میں

خداوند کے دن، شام، 7 جنوری 1872

"خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کرو۔"

رومیوں 12:15

ہمدردی انسانیت کا فرض ہے۔ ہم سب ایک ہی اصل سے پیدا ہوئے ہیں، اور جو کسی انسان کے لیے بھلائی کا باعث ہو، وہ میرے لیے بھی مسرت کا سبب ہونا چاہیے۔ اگر کوئی انسان رنج و الم میں مبتلا ہو، تو مجھے بھی کسی قدر غمگین ہونا چاہیے، مگر اگر کوئی شخص خوشی کرے، اور وہ خوشی اس مخلوق کے شایان شان ہو جو خدا کی دستکاری ہے، تو وہ خوشی دیگر انسانوں کے لیے بھی باعثِ شکرگزاری ہونی چاہیے۔ مگر جو کچھ ایک فطری فرض ہے، وہ نئے جنم پانے والوں میں ایک اعلیٰ تر فرض اور ایک مقدس سعادت بن جاتا ہے۔ خدا کے خاندان میں، کیونکہ آدم اول میں ہماری بشری رشتہ داری کے علاوہ، آدم ثانی میں ہماری نئی خلقت کے رشتے بھی ہیں، اور وہ تعلقات بھی ہیں جو ہم سب میں ایک ہی زندگی کے رواں ہونے کے سبب پیدا ہوتے ہیں۔

ہم سب کا "ایک ہی خداوند، ایک ہی ایمان، ایک ہی ہیبتسمہ" ہے۔ ہم ایک ہی بدن کے اعضا ہیں، جس کا صرف ایک ہی سر ہے، اور وہی ایک زندگی اس بدن کے تمام اعضا میں جاری ہے۔ پس، اگر ہم باہم خوشی اور غم میں شریک ہونے سے گریز کریں، تو یہ مسیحی یگانگت کے مقدس تقاضوں کے برعکس ہوگا۔ اگر ہم واقعی مسیح میں ایک ہیں، تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ بھی ایک ہیں، اور لازم ہے کہ ہم ہرگزیدہ خاندان کے مشترکہ مسرتوں اور غموں میں شریک ہوں۔

یہ فریضہ اور بھی زیادہ مقدس ہو جاتا ہے جب یہ خوشیاں روحانی ہوں۔ میں، ایک مسیحی کی حیثیت سے، اس وقت شکر گزار ہونے کا پابند ہوں جب میرا بھائی دنیوی معاملات میں ترقی کرے، مگر میں اس امر پر یقین نہیں کر سکتا کہ یہ حقیقتاً اُس کے لیے برکت ہوگی۔ لیکن اگر مجھے معلوم ہو کہ اس کی روحانی حالت بہتر ہو رہی ہے، تو میں پوری طرح مسرت کر سکتا ہوں، کیونکہ یہ اس کے لیے ضرور برکت ہوگی اور اس میں خدا کا جلال بھی مضمر ہوگا۔

اگر مجھے معلوم ہو کہ کوئی قوم ترقی کر رہی ہے، تو میں خوشی منانے کا پابند ہوں، مگر اگر یہ ترقی صرف مال و دولت کی زیادتی میں ہو، تو میں نہیں جان سکتا کہ آیا یہ حقیقتاً سب سے بڑی بھلائی ہے یا نہیں۔ لیکن جب مجھے سننے کو ملے کہ کوئی کلیسیا بڑھ رہی ہے، کہ اس میں جوش و خروش بڑھ رہا ہے، کہ روح القدس اس میں کام کر رہا ہے، کہ خدا کا جلال وہاں ظاہر ہو رہا ہے، تو میں لازماً خوشی مناؤں گا، کیونکہ یہ وہ خوشی ہے جسے کوئی بھی چھین نہیں سکتا—ایک ایسی خوشی جس میں کوئی شک نہیں—ایسی خوشی جو خدا کے جلال کو بڑھاتی ہے، اور وہ تمام لوگ جو اپنی خوشی خدا کے جلال میں پاتے ہیں، اس سے سعادت مند ہوں گے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ اے میرے عزیز رفیقو، جو گھر میں ہو، اس خوشی کی بابت تم سے کلام کروں جو حال ہی میں خدا نے ہمیں بخشی ہے۔ اگر وہ سب جو آج شب رفاقت کا دہنا ہاتھ لینے کے لیے حاضر ہوں گے، گئے جائیں، تو وہ کم از کم ایک سو اٹھارہ ہوں گے جنہیں خدا نے ہماری جماعت میں شامل کیا ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو دیگر کلیسیاؤں سے ہمارے ساتھ آئے ہیں، بعض وہ ہیں جو مدت سے نجات دہندہ کو جانتے تھے، مگر اکثریت ان کی ہے جو حال ہی میں دنیا سے باہر نکالے گئے—جنہیں نئی زندگی کا ذائقہ چکھنے کے لیے بخشا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انہوں نے اپنے جامے مسیح کے خون میں دھو لیے ہیں اور یہاں آ کر اقرار کرتے ہیں، "ہم خدا کی قوم سے ہیں۔"

پس اگر یہ امر ہمارے لیے خوشی کا باعث نہ ہو، تو ضرور ہونا چاہیے، اور آج شب میرا مقصود یہی ہے کہ تمہارا دل شادمان ہو—ایمان داروں کے دل انجیل کی اس قدیم نیکی بھری خوشی سے معمور ہوں جس کا ذکر ابھی ہم نے سنا کہ "وہ خوشی کرنے لگے،" کیونکہ کھوئے ہوئے پا لیے گئے، اور آوارہ پھرنے والے بحال کیے گئے۔ خدا کرے کہ مقدس مسرت کا احساس اس مکان میں سرایت کرے، اور اگر کوئی ایسا ہو جو اپنے ہی رنج میں گرفتار ہو، جو اپنی خوشی میں خوشی نہ کر سکے، تو کم از کم اس کا دل اتنا وسیع ہو کہ وہ دوسروں کی خوشی میں خوش ہو، اور اگر آج شب وہ اپنے باطن میں نظر ڈال کر نڈھال ہو، تو وہ اِصیوں کی خوشحالی میں مسرت پائے، اور اس جلال میں شادمان ہو جو خدا کے نام کو عطا کیا گیا ہے

محض اسی ایک نکتہ پر قائم رہتے ہوئے، ہم یوں آغاز کریں گے: "خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کرو،" یعنی اُن کے ساتھ شادمان ہو جو نوآموز ایماندار ہیں—جو خود یسوع کے پاس لائے گئے ہیں۔ اگر دنیا میں کوئی لوگ ہیں جو بلا شبہ خوشی کے مستحق ہیں، تو وہ وہی ہیں جنہوں نے "ایمان کے وسیلہ سے سلامتی" پائی ہے۔ ممکن ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ وہ اپنی کچھ خوشی بھول جائیں، کیونکہ جو کچھ نیا ہوتا ہے، وہ بالآخر ماند پڑ جاتا ہے، مگر اس وقت اُن پر اپنی منگنی کی محبت طاری ہے، اُن کا دل ایک نو دریافت شدہ نجات دہندہ میں فرحت پاتا ہے۔ اُن کی تمام روحوں اُس کی طرف متوجہ ہیں، اُن کا ایمان سرگرم ہے، اُن کی محبت آشکار ہے، اور اسی سبب سے وہ خوش نصیب لوگ ہیں۔

مجھے وہ لوگ دکھاؤ جنہوں نے آج مسیح کو پایا ہے، اور میں یقیناً ایسے دیدے نہ پاؤں گا جو آنسوؤں سے بھرے ہوں، سوائے اس کے کہ وہ آنسو خوشی کے ہوں۔ جب میں پیچھے نظر ڈالتا ہوں، تو میں اپنی تمام حیات میں کوئی ایسا دن یاد نہیں کر سکتا جو اُس دن کے برابر ہو جس دن میں نے اُس کی طرف نظر کی، اور میری تاریکیاں نور سے بھر گئیں۔ تب سے بے شمار خوشیاں ہمیں نصیب ہوئیں، طرح طرح کی مسرتیں ہمارے حصے میں آئیں، مگر آہ! وہ ایک دن آج بھی ہمارے افق پر چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے، ہماری روحانی پیدائش کا دن، آزادی کا وہ لمحہ جب جان قید سے نکل کر نجات کے وسیع میدان میں آ گئی۔

پس آج کے دن، وہ سب جو نوآموز ایماندار ہیں، اور جو ہمارے درمیان اپنا حصہ ڈالنے کو آئے ہیں—خوش ہو، خوش ہو، اے میرے بھائیو اور بہنو، اُن کے ساتھ خوشی کرو! تم ان کی خوشی میں شامل ہو سکتے ہو، کیونکہ تم نے بھی اسی خوشی کا ذائقہ چکھا ہے۔ اپنی پرانی یادوں کو تازہ کرو، اپنی پہلی محبت اور اپنے قدیم جوش کو بیدار کرو۔ جب تم انہیں دیکھو، تو اُس وقت کو یاد کرو جب یسوع نے تمہیں پکارا تھا، اور تم نے اُس کے مقدس روح کے میٹھے کھجاؤ میں اُس کی آواز پر لبیک کہا تھا۔ آئیے، اب ہم مل کر غور کریں

I.

ہماری ہمدردانہ مسرت کے اسباب

جن کا اضافہ آج شب ہمارے ساتھ ہوگا، ان میں بعض کی خوشی اس لیے بھی زیادہ ہے، اور ہماری بھی ان کے ساتھ، کیونکہ ان کے گناہ کے احساسات نہایت درناک تھے۔ بعض مواقع پر میرا نصیب یہ رہا کہ میں نے انہیں اس وقت دیکھا جب خُداوند کا ہاتھ ان پر بھاری تھا—جب ان کے گناہ شب و روز ان کا پیچھا کرتے تھے، اور وہ کہیں آرام نہ پاتے تھے۔ اور میں خُدا کا شکر کرتا ہوں کہ بعض معاملات میں مجھے وہ کلام سنانے کی سعادت ملی، جسے خُدا نے مقرر فرمایا تھا کہ ان کی تاریکی کو نور میں بدل دے۔ اور میں نے وہ تغیر دیکھا، وہ عجیب و غریب تبدیلی جو ان کے چہروں پر نمایاں ہوئی جب انہوں نے کہا، "اب ہم سمجھ گئے!" ہم نجات دہندہ پر توکل کرتے ہیں، اور ہمارے دل شادمان ہیں

اے وہ لوگو جو کبھی گناہ اور شیطان کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے، کیا تمہیں یاد ہے کہ جب وہ زنجیریں ٹوٹ کر گر پڑیں تو تم کس طرح خوشی سے جھوم اٹھے؟ پس، اب ان کے ساتھ خوشی مناؤ جنہیں ظالم گناہ سے رہائی ملی ہے، اور جو اپنے خوف کی اسیری سے آزاد کیے گئے ہیں

بعض وہ بھی ہیں جو اپنی نجات کے بعد نہایت عجیب و غریب سلامتی کے شریک ہوئے۔ میں ابھی بھی ان میں سے ایک یا دو کے واقعات یاد کر سکتا ہوں، جنہوں نے جس قدر بے پناہ خوشی کو محسوس کیا، وہ بیان سے باہر ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ انہوں نے اس خوشی کو کھویا نہیں، بلکہ یہ حقیقتاً "خُدا کی وہ سلامتی تھی جو ہر عقل سے بالاتر ہے" اور جس نے ان کے دل و دماغ کو معمور کیا۔ پس، اے وہ لوگو جنہوں نے اس میٹھے جام سے پی لیا، آؤ، اس چہتے سے ٹپکنے والے شہد کو چکھو، کیونکہ تمہیں یہ سوچ کر خوشی ضرور ہوگی کہ وہ اس خوشی سے لبریز ہیں

کچھ وہ بھی تھے جو عمر رسیدہ تھے، اور انہوں نے خُدا کا شکر کیا کہ جب وہ خزان کی زرد پتیوں کی مانند تھے، تب انہوں نے خُدا کو پایا—کہ پچاس، بلکہ ساٹھ برس گناہ اور شیطان کی خدمت میں گزارنے کے باوجود، وہ ہلاکت کی گہرائی میں گرنے سے بچا لیے گئے۔ پس، ان کے ساتھ خوشی مناؤ

اور بعض کم عمر تھے، بلکہ نہایت کم عمر، اور میں ان بچوں کے بارے میں کہہ سکتا ہوں جن سے میں نے بات کی کہ ان کی نجات اور ان کی گواہی بعض درمیانی عمر کے لوگوں کی نسبت زیادہ واضح تھی۔ اور کیسی برکت ہے جب ایک نوجوان دل نجات دہندہ کے ساتھ جُڑ جاتا ہے، جب صبح کی پو پہلی ہی ساعت میں فضل کی شبنم اس پر پڑتی ہے—جب ایک ننھی جان ابھی برہ ہونے کی حالت میں ہی نجات دہندہ کی آغوش میں آ جاتی ہے

اے خُدا کا شکر کرو کہ اس کے پاس بوڑھے بھی آ گئے اور جوان بھی، اور وہ یسوع میں آرام پا گئے

اے عزیز رفیقو، ذرا غور کرو، ان میں سے بعض کے بارے میں جنہیں خُدا نے یہاں تبدیل کیا، بلکہ ان کے بارے میں بھی جو آج شب ہمارے ساتھ شامل کیے جائیں گے، ہم خوش ہوتے ہیں جب ہم یاد کرتے ہیں کہ وہ کیا تھے! میں اس پر طول کلام نہ کروں گا، مگر یہاں کچھ ایسے بھی موجود ہیں جو خود اپنی کہانی سنا سکتے ہیں کہ خُدا کے فضل نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ آج وہ یہاں بیٹھے ہیں، مگر چند ماہ قبل مے خانہ ان کے لیے زیادہ موزوں تھا۔ آج وہ صیون کے گیت گاتے ہیں، مگر کبھی ان کے لب ناپاک نغموں کے عادی تھے۔ مگر اب وہ دھوئے گئے ہیں، وہ بخشے گئے ہیں، مقدس کیے گئے ہیں، اور بدلے گئے ہیں! اور جس طرح وہ اس تبدیلی میں شادمان ہیں، ہم بھی ان کے ساتھ خوشی کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔

اور پھر سوچو کہ اگر فضل بیچ میں نہ آیا ہوتا تو وہ کیا ہوتے؟ بلکہ سوچو کہ ہم سب کیا ہوتے اور کیا ہو سکتے ہیں اگر خُدا کا فضل ہمیں تھامے نہ رکھے، جیسا کہ خُدا کی تمجید ہو—ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں سنبھالے رکھے گا! کیونکہ ہر وہ جان جو فضل سے بچائی گئی، اگر یہ نجات نہ ہوتی، تو ہمیشہ کے لیے خُدا کے حضور سے خارج ہو جاتی—دورِ زخم کی نہ بچھنے والی آگ میں ایک اور انگارا بن جاتی، ایک اور بدبخت روح جو اپنی جلتی ہوئی زبان کو چبانے کے باوجود بے فائدہ رہتی، اور جو پانی کے ایک قطرہ کو ترستی، مگر رحم کا کوئی جواب نہ پاتی۔

اے لوگو، اگر تم ان جانوں کے لیے خُدا کی تمجید نہ کرو جو جہنم کے جیڑوں سے چھڑائی گئیں، اور جو فضل الہی سے آسمانی راہ پر چلنا سیکھ گئیں، تو پھر تم کس بات پر اُس کی تعریف کرو گے؟ اگر خود آسمان اس پر خوشی کرتا ہے، تو اے وہ لوگو جو آسمان جانے کی امید رکھتے ہو، کیا تم اس مسرت میں شریک نہ ہو گے؟ ورنہ، تم واقعی اس مقدس مقام کے لائق نہیں لگتے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے اندر وہ اہلیت نہیں جو تمہیں "اپنے خُداوند کی خوشی میں داخل" ہونے کے قابل بنائے۔ وہ خوش ہیں! کاش تم نے انہیں یہاں کلیسیا کی مجلس میں سنا ہوتا کیسے انہوں نے خوش دلی سے بتایا کہ خُداوند نے ان کے لیے کیا کچھ کیا ہے!

اگر صرف ایک جان بھی بچائی جاتی، تو میں خوش ہوتا۔ پس جب خُدا ہمیں درجنوں بخشتا ہے، تو ہم خوش ہوں گے، اور خوش ہوں گے، اور بار بار خوش ہوں گے! میں ایک روز بے حد تھکا ماندہ گھر گیا، کیونکہ میں نے بہت سی جانوں کو خُدا کی طرف آتے دیکھا، اور دوسرے دن ان سے بھی زیادہ آئے، اور میں پہلے سے بھی زیادہ تھک گیا۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ میں ایسی ہی تھکن میں جان دوں، کیونکہ یہ کیسا مبارک کام ہے—وہ کام جس میں خُدا کی لگائی ہوئی روحیں، اُس کی کلیسیا کے کھلیہاں میں پک کر رکھی جاتی ہیں! پس خوشی کرو، خوشی کرو، اور نو ایمانوں کے ساتھ خوشی کرو

مگر میں کہیں کہیں ایک مدہم سی آواز سنتا ہوں: "آہ! کاش میں بھی خوش ہو سکتا! میں شکر گزار ہوں کہ وہ ایمان لے آئے، مگر کاش میں بھی آجاتا!" اوہ، اے جان! میں تجھے یہ کہتے سن کر خوش ہوں، کیونکہ جب کوئی دل مسیح کے لیے ترستا ہے، تو وہ جلد ہی اسے پا لیتا ہے! اگر تو اسے چاہتا ہے، تو وہ تیرے لیے بالکل آزاد ہے! اوہ، جب تو کہتا ہے، "کاش میں اُس کا ہوتا! کاش میں اپنی گردن اُس کے نرم جوئے کے نیچے جھکا دیتا! کاش وہ مجھے معاف کرے اور مجھ پر رحم کرے!"—تو آ، خوش! آمدید! آ، خوش آمدید! تجھے بس ایمان لانا ہے، اور کام تمام ہو چکا! تو بچایا گیا ہے! خُدا کرے کہ تو آج شب ہی یہ کرے

لیکن اب، اے عزیز رفیقو، آج شب ہم ایک قدم آگے بڑھتے ہیں۔ ہمیں نہ صرف نو ایمانوں کے ساتھ خوشی منانی چاہیے بلکہ ان کے عزیزوں کے ساتھ بھی جو ان کی تبدیلی پر فرحت پاتے ہیں، کیونکہ جب جانیں نجات پاتی ہیں، تو وہ اپنی مسرت میں تنہا نہیں ہوتیں۔ اور بھی کئی لوگ اس میں شریک ہوتے ہیں۔

کچھ ایسے والدین ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کی پرورش بڑی فکر مندی اور خداترسی کے ساتھ کی، اور وہ لرزاں و ترساں رہے کہ کہیں ان کے پیارے فرزند کفر کے بُرے دل کے ساتھ زندہ خدا سے دور نہ ہو جائیں۔ اور یہاں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے یہ منظر دیکھا کہ ان کے سبھی فرزند آگے آ کر کہنے لگے، "ہم خُداوند کی طرف ہیں!" میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اور مسرت اس سے زیادہ شیریں ہو سکتی ہے—ہو سکتا ہے کوئی خوشی اس سے بڑھ کر ہو، مگر کوئی خوشی ایسی شیریں نہیں ہو سکتی جیسے ایک والدین کی خوشی جو اپنے بچوں کو سچائی میں چلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

اے وہ لوگو جن کے دل میں یہی فکریں ہیں، آؤ ان کی خوشی میں شریک ہو جاؤ جن کی پریشانیاں اب اطمینان میں بدل چکی ہیں

کچھ معاملوں میں صرف والدین ہی نہیں، بلکہ اور بھی عزیز اس تبدیلی میں شامل ہیں—بھائی اور بہنیں، کچھ معاملوں میں شوہر، اور اکثر ایک دیندار بیوی۔ کہیں کہیں کسی مسیحی دایہ نے بھی دردِ دل کے ساتھ دعائیں کیں، اور یہ دعائیں شدید روحانی تڑپ میں بدل گئیں، یہاں تک کہ وہ جن کے لیے دعائیں کی گئی تھیں، وہ نجات پا گئے! وہ جو کبھی نجات دہندہ کا انکار کرتے تھے، اب اُس کا اقرار کرتے ہیں! وہ جو پہلے سخت گردن والے تھے، اب شکستہ دل ہو کر توبہ میں جھک گئے ہیں! اور جو ان کے لیے دعا کرتے رہے، وہ آج بہت شادمان ہیں!

اوہ! اؤ، ہم ان کے ساتھ ہمدردی کریں اور ان کی مسرت میں داخل ہوں! مگر شاید میں کسی کی دبی ہوئی آہ سنتا ہوں: "ہائے! کاش میں بھی یہ خوشی پا سکتا! میں خوش ہوں کہ دوسرے نجات پا گئے، مگر افسوس کہ میں ابھی تک محروم ہوں!" تو اے جان، میں تجھے اس طرح کراہتے سن کر تجھ پر ملامت نہیں کرتا، کیونکہ یہ ایک فطری اور مقدس فریاد ہے، مگر کیا تُو اس پر بھی خوش نہ ہوگا کہ دوسرے وہ کچھ پا چکے ہیں جس کے لیے تیرا دل تڑپتا ہے؟ حسد نہ کر! یہ تجھ پر آسانی سے غالب آ سکتا ہے، اور تیرے دل میں پیدا ہونا فطری بھی ہے، مگر اس پاکیزہ ہمدردی کے ذریعہ حسد کو شکست دے، اور دوسروں کی مسرت میں شامل ہو جا! شاید، اگر تُو والدین اور دیگر احباب کی اس خوشی میں شریک ہو جائے، تو یہ تجھے اور بھی زیادہ بے قرار کر دے کہ تُو بھی نجات دہندہ کے حضور جا پہنچے، اور جب تُو زیادہ جوش و خلوص سے دعا کرے، تو ممکن ہے کہ وہی برکت! تیرے گھرانے پر بھی نازل ہو

اوہ! لندن کے وہ گھر کتنے مبارک ہیں جہاں شوہر اور بیوی ایمان میں ایک ساتھ چلتے ہیں! وہ ہمیشہ دولت مند نہیں ہوتے، نہ ہی ہمیشہ صحت مند، مگر وہ ہمیشہ مسرور رہتے ہیں، کیونکہ وہ فضل کے عہد میں ایک دوسرے کے ساتھ خُداوند کے حضور بندھے ہوتے ہیں اور ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ساتھ چلتے ہیں۔ پس آج شب ہم ان کے ساتھ خوشی منائیں گے جو خوشی منا رہے ہیں۔

میں اس مقام پر زیادہ دیر نہ ٹھہر سکوں گا، اگرچہ یہاں وسعت کی بڑی گنجائش ہے، مگر میں آگے بڑھتے ہوئے اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہوں کہ ہمیں ان کے ساتھ بھی خوشی منانی چاہیے جو ان عزیز جانوں کو، جو آج ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں، نجات دہندہ کی پہچان تک لے کر آئے۔

میں اپنے لیے کسی عزت و افتخار کا دعویٰ نہیں کرتا، مگر میرے دل میں وہ خوشی ہے جسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ یہ خوشی کہ بیشمار جانیں ایسی ہیں جو خُدا کے کلام کی سادہ گوایی کے وسیلہ سے نجات دہندہ کو دیکھنے اور اُس پر توکل کرنے کے لیے لائی گئیں۔ بعض اوقات میں حساب لگا سکتا ہوں کہ دس ہزار سے بھی زیادہ جانیں ایسی ہیں جو اعتراف کرتی ہیں کہ انہوں نے نجات دہندہ کو خُدا کے کلام کے سننے سے پایا۔

دنیا جو چاہے کہے، اور لوگ جو چاہے مذمت کریں، مگر جب تک خُدا اپنے کلام پر مہر ثبت کرتا رہے گا، ہم اس میں سے ایک نقطہ بھی کم نہ کریں گے اور ویسے ہی منادی کریں گے جیسے کہ رب الافواج کی طرف سے حکم ملا ہے۔ مگر مجھے سب سے زیادہ شکر گزاری اس امر پر ہے کہ یہاں جو تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں، ان میں بڑی تعداد اُن کی ہے جو صرف منبر سے دی گئی خدمت کے وسیلہ سے نہیں، بلکہ میرے ان عزیز بھائیوں اور بہنوں کے ذریعے مسیح کے پاس آئے ہیں جو دل و جان اسے مالک کے لیے کام کر رہے ہیں!

اوہ! خُدا نے ہمیں کیسی دولت بخشی ہے—ہاں، ہمارے کچھ عزیز بھائیوں اور بہنوں کو خاص طور پر—کہ وہ نوجوان ذہنوں کو نجات دہندہ کی طرف رہنمائی کرنے میں کمال رکھتے ہیں۔ اے وہ لوگو جنہوں نے سیکڑوں کو مسیح کے پاس پہنچایا، تم خُدا کا شکر ادا کرو! سبتیہ اسکول کی خدمت بے برکت نہیں رہی، اور ہمارے پرچہ بانٹنے والوں کی محنت کے وسیلہ سے بھی کئی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ اور وہ لوگ جو آج یہاں ان نشستوں میں بیٹھے ہیں، جو شاید دنیا کی نظر میں گمنام اور بے شناخت ہوں، مگر ان کے ذریعے بھی خُدا نے پھل بخشا ہے!

یہاں نیک دل، متقی خواتین بھی ہیں جنہوں نے اپنی پرہیزگاری اور دیندار گفتگو کے وسیلہ سے ایک یا دو جانوں کو یسوع کے پاس لے آیا۔ میرے دل کو خوشی ہوتی ہے جب میں ایسا واقعہ سنتا ہوں: "جناب! ہم کبھی خُدا کے گھر نہیں گئے تھے، مگر آپ کی جماعت کے فلاں رکن ہماری خدمت میں ایک لونڈی کی طرح کام کرنے لگے۔ اُس کی طبیعت نرم تھی، اور وہ ہمیشہ خوش معلوم ہوتا تھا، تو ہم نے اُس سے پوچھا کہ وہ کہاں جاتا ہے۔ تب ہم بھی گئے، اور اب ہم بھی اسی کلیسیا میں شامل ہونے آئے ہیں، جس کے وہ رکن ہیں، کیونکہ اُس کی گواہی نے ہمیں متاثر کیا۔" اور یہ واقعہ بار بار ہوا ہے۔

لیکن افسوس! ایسے بھی کچھ رکن ہیں جن کا چال چلن نہ صرف کسی کو نجات کی راہ پر نہیں لا سکتا، بلکہ اُلٹا ٹھوکر کا سبب بن سکتا ہے۔ تاہم میں خُدا کا شکر ادا کرتا ہوں اُن چند برگزیدہ لوگوں کے لیے جن کی زندگیاں اور گواہیاں، میرے علم میں، کئی جانوں کو نجات دہندہ کی طرف لے آئی ہیں۔ اے پیارے لوگو! تمہارے نام دنیا نہیں جانتی، نہ کوئی تمہارے لیے نرسنگا پھونکے گا، مگر تم نے تھوڑی باتوں میں وفاداری دکھائی ہے، پس تمہیں بہت باتوں پر حکمرانی دی جائے گی، اور تم اپنے خُداوند کی خوشی میں داخل ہو گے!

اوہ! مجھ پر یقین کرو، میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے جب میں گنہگاروں کے نجات پانے کا خیال کرتا ہوں، محض اُس صلیب کی کہانی سنا کر! یہ وہ خوشی ہے جسے کوئی زر پرست اُس وقت نہیں جان سکتا جب وہ اپنے خزانے پر فخر کرتا ہے—یہ وہ خوشی ہے جو کسی جنگجو کو اُس وقت بھی حاصل نہیں ہوتی جب وہ فتح مند ہو کر شہر کی گلیوں میں گزر رہا ہوتا ہے—یہ وہ خوشی ہے جو زمین کے تمام خزانے اور چشمے بھی پیدا نہیں کر سکتے—یہ وہ خوشی ہے کہ کوئی جان یسوع مسیح، اپنے نجات دہندہ کے پاس آتی ہے! پس آج شب، اُن کے ساتھ خوشی مناؤ جو خوشی منا رہے ہیں

کوئی کہہ سکتا ہے، "اوہ! میں خوشی تو مناتا، مگر میں کبھی کسی جان کی نجات کا وسیلہ نہ بن سکا!" کیا تمہیں ہمارے بھائی کی گذشتہ شب کی دعا یاد ہے؟ اُس نے دعا کی تھی کہ اس کلیسیا کا ہر رکن سال بھر میں کم از کم ایک جان کی نجات کا وسیلہ بنے۔ اُس نے کہا کہ یہ کوئی بڑی دعا نہیں، لیکن اگر قبول ہو جائے تو اس ذریعے سے چوالیس سو پچاس (4,500) مزید جانیں بلانی جائیں گی۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے اس دعا پر "آمین" کہا تھا، اور میں آج پھر "آمین" کہتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی بانجھ نہ رہے، بلکہ خُداوند ہر ایک کو یہ فضل عطا کرے کہ وہ سال بھر میں کم از کم ایک جان کو نجات کی طرف لے آئے۔ خُدا اس دعا کو قبول کرے، اپنے نام کے جلال کے لیے! اگر ایسا ہوگا تو تم بھی اُن میں شامل ہو گے جو خوشی منا رہے ہیں، اور ابھی سے اُس خوشی کی امید میں خوشی منائے لگو۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر تم خود نفع مند نہ بھی ہوئے، تو کم از کم اس بات پر شکر گزار ہو گے کہ دوسروں کو نجات ملی، اور تم اُن کے ساتھ خوشی مناؤ گے جو خوشی منا رہے ہیں

پھر ہم آگے بڑھیں گے، مگر اس بار ہماری خوشی کو ایک بلند درجہ پانا چاہیے، ہمارے خیالات کو ایک وسیع تر پرواز کرنی چاہیے۔ ہم اُن کی بات کر چکے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں، اور اُن کے عزیز و اقارب اور احباب کی، اور اُن لوگوں کی جو اُن کی تبدیلی کا ذریعہ بنے، مگر یاد رکھو کہ صرف زمین ہی پر خوشی نہیں منائی جا رہی، بلکہ آسمان پر بھی جشن برپا ہے۔ فرشتے خوشی منا رہے ہیں! کیا ہم نے ابھی یہ نہیں پڑھا: "خُدا کے فرشتوں کے حضور ایک گنہگار کے توبہ کرنے پر خوشی ہوتی ہے؟"

فرشتوں کا ہماری زندگیوں میں ہم سے زیادہ واسطہ ہے جتنا ہم جانتے ہیں۔ وہ ہم سے قریب تر ہیں، اور ہم سے ایک مقدس ہمدردی رکھتے ہیں۔ جب ہم گمراہ ہوتے ہیں تو وہ ہمیں دیکھتے ہیں، اور جب وہ ہمیں خُدا کا کلام سنتے پاتے ہیں، تو میں شک نہیں کرتا کہ وہ ہم پر منڈلاتے ہیں، تاکہ جتنا ممکن ہو، دیکھیں کہ وہ کلام ہمارے دل پر کیا اثر ڈالتا ہے۔

ہم کلام مقدس میں پڑھتے ہیں—اور یہی سبب ہے کہ عورت کے سر پر پردہ ہونا چاہیے، کہ وہ فرشتوں کی خاطر اپنا سر ڈھانپے—مگر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ فرشتے عبادت گاہ میں نظم و ضبط اور شائستگی کی نگرانی کرتے ہیں، اور اگر ہم نہ بھی کریں تو وہ ضرور کرتے ہیں۔

پس فرشتے ایمانداروں کی جماعتوں میں موجود ہوتے ہیں، اور جب وہ کسی گنہگار کو کلام سنتے دیکھتے ہیں، تو میں شک نہیں کرتا کہ وہ ممکنہ ہے قراری سے انتظار کرتے ہیں—کیونکہ اگرچہ وہ غم زدہ نہیں ہو سکتے، مگر وہ دیکھتے ہیں کہ وہ گنہگار کلام پر کیا رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ اور جب وہ گنہگار کو گھر جاتے دیکھتے ہیں، اور اُس کے چہرے کے تاثرات کو جانچتے ہیں، اور پہلی دعا کے الفاظ سنتے ہیں، تو میں تعجب نہیں کرتا کہ وہ یہ خوشخبری سنہری گلیوں میں لے جا کر کہتے ہوں: "!"دیکھو، وہ دعا کر رہا ہے

اور جب وہ توبہ کے آنسو دیکھتے ہیں—وہ پہلا نشان جو خُدا کے فضل کا ثبوت ہوتا ہے، جیسے موسم بہار کی پہلی برفانی کلی جو قریب آتی گرمی کی خبر دیتی ہے—جب وہ یہ آنسو دیکھتے ہیں جو دل کی تبدیلی کی گواہی دیتا ہے، تو وہ آسمان کی طرف لپکتے ہیں، اور اپنے ہمارے کو اطلاع دیتے ہیں، اور اپنے بربطوں کو پھر سے چھیڑتے ہیں۔ "خُدا کے فرشتوں کے حضور

!"ایک گنہگار کی توبہ پر خوشی ہوتی ہے

اور کیا ہم بھی یہ نغمہ نہ چھیڑیں؟

وہ جو ہماری نسل کے نہیں، وہ بھی خوش ہوتے ہیں جب ہماری نسل کے کوئی نجات پاتے ہیں، اور کیا ہم اتنے سخت دل ہو جائیں کہ خوش نہ ہوں؟ نہیں

اے روحو! اگرچہ ہم تمہیں دیکھ نہیں سکتے، مگر ہم تمہاری خوشی کو سنتے ہیں، اور جو کچھ اوپر ہوتا ہے، وہ نیچے بھی منعکس ہوتا ہے۔ آج کی رات تمہاری مسرت میں ہم بھی شریک ہیں

"!مگر اب ہمیں اس سے کہیں آگے جانا ہے، کیونکہ لکھا ہے: "خوشی مناؤ اُن کے ساتھ جو خوشی مناتے ہیں ایک ہے—(اُس کا نام مبارک ہو ابدالاباد!)—ازلی باپ، جو اُس کے پیارے بیٹے کے ذریعہ ظاہر ہوا، اور وہ خوش ہو رہا ہے۔ پس اگرچہ یہ انسانی انداز میں کہنے کی بات ہو، مگر یہ مسیح یسوع کے انداز میں بھی کہنے کی بات ہے، اور ہم خطا نہیں کر سکتے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب عیاش بیٹا واپس آیا، تو سب سے بڑھ کر خوشی باپ ہی کی تھی! اُس نے دوسروں کو بلایا کہ اُس کے ساتھ خوشی منائیں، مگر اُس نے کہا:

"!میرے ساتھ خوشی کرو، کیونکہ میرا یہ بیٹا جو مر گیا تھا، پھر زندہ ہو گیا، جو کھو گیا تھا، پھر پایا گیا"

اُس خوشی کے دن کے جشن میں پڑوسیوں کی خوشی تھی، اور اُس تائب بیٹے کی بھی، مگر سب سے بڑی خوشی اُس باپ کے شعلہ فشاں دل میں تھی، جو اپنے بیٹے سے تب بھی محبت کرتا تھا جب اُس کے بیٹے کو اُس کی محبت کا خیال نہ تھا—جو اُس وقت بھی اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا جب وہ بہت دور تھا—اور جو دوڑ کر اُسے لینے گیا جب وہ لوٹ رہا تھا

کیا تم نے کبھی سوچا؟ اور کیا آج رات سوچو گے؟ کہ خُدا کی خوشی کیا ہے جب کوئی گمراہ گنہگار واپس آتا ہے؟
خُدا کی خوشی

وہ ہمیشہ برکت یافتہ ہے، بے حد و حساب مبارک ہے، مگر پھر بھی وہ ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم اُسے انسانوں کی طرح محبت کرنے والا باپ تصور کریں—جو اپنے لوٹنے والے بیٹے پر خوش ہوتا ہے

اے عزیزو! یہوواہ کی خوشی میں شامل ہو جاؤ
کیا خُدا خوشی منا رہا ہے—کیا وہ گنہگاروں کی نجات پر مسرت فرما رہا ہے؟
اتو پھر اُس مقدس شعلے کو اپنے دل میں آنے دو
اپنے آسمانی باپ کے ساتھ ہمدردی رکھو
اُپرے بیٹے کی طرح ناشکر گزار نہ بنو
"کیونکہ تم خود بھی تو وہی عیاش بیٹے تھے، اور تم نہیں کہہ سکتے: "میں نے یہ ساری مدت تیری خدمت کی ہے
پس اپنے باپ کے ساتھ خوشی مناؤ، جو دوسروں کو اپنے سینے سے لگا رہا ہے، جیسا اُس نے تمہارے ساتھ کیا تھا

،باپ خوش ہو کر قبول فرماتا ہے"
"اپنی ازلی محبت کے پھل کو

وہ اُس جان سے ہمیشہ محبت رکھتا تھا، جسے وہ بچاتا ہے۔
جب وہ پیدا نہ ہوئی تھی، تب بھی محبت رکھتا تھا۔
جب وہ گرتی تھی، تب بھی محبت رکھتا تھا۔
جب اُس نے اُسے ابدی زندگی کے لیے چن لیا، اور اُسے اپنے بیٹے کو دے دیا، تب بھی محبت رکھتا تھا۔
جب وہ اُس سے عداوت رکھتی تھی، تب بھی محبت رکھتا تھا۔

کیا لکھا نہیں ہے؟
اُس کی اُس بڑی محبت کے سبب سے، جس سے اُس نے ہم سے محبت رکھی، جب ہم اپنے گناہوں میں مردہ تھے، تو اُس نے "
"ہمیں زندہ کیا

اور وہی عظیم محبت اُسے بے حد خوشی عطا کرتی ہے، جب وہ کسی کھوئی ہوئی جان کو اُس کی تباہی اور ہلاکت سے بچا کر
اپنے فضل اور محبت کے سایہ میں لے آتا ہے

اپس، اے عزیزو، تم بھی باپ کی خوشی میں شریک ہو جاؤ

!مگر اب، اُس اور خوشی کو نہ بھولو، جو کبھی فراموش نہ کی جائے—اُس چرواہے کی خوشی، جس نے اپنی بھیڑ کو پالیا
اُس عظیم چرواہے کی، جس نے بھیڑوں کے لیے اپنی جان دے دی، تاکہ وہ جانوں کو نجات بخشے۔

ایسوع بے حد خوش ہوتا ہے جب کوئی گنہگار توبہ کرتا ہے
!اگر تم اُس کی خوشی کو ناپ سکتے ہو، تو ناپ لو
!مگر میں نے تمہیں ایسا کام سونپا ہے، جو تم کبھی پورا نہ کر سکو گے
—میں تمہیں دو پیمانے دوں گا، مگر وہ بھی اُسی گہرائی کی مانند ہیں، جسے تم ناپنے چلے ہو
!کیونکہ وہ خود بے کنار اور ناپیدا ہیں

یہ دو پیمانے ہیں:
اول، وہ اذیتیں جو اُس نے اُن جانوں کے لیے سہیں۔
دوم، وہ محبت جو اُس نے اُن جانوں سے رکھی اور اب بھی رکھتا ہے۔

!اُس کی خوشی اُن کی نجات میں اتنی ہی ہے، جتنی اذیتیں اُس نے سہیں
جتنی قیمت ادا کی، اتنا ہی وہ اپنی خریداری کی قدر کرتا ہے۔
!جتنا دردمند اُس کا دکھ تھا، اتنا ہی میٹھا اُس کے لیے اُس دکھ کا پھل ہے

"وہ اپنے دُکھ کی مشقت کا پہل دیکھے گا، اور آسودہ ہوگا"
!کیونکہ وہ اُس مشقت میں راضی تھا، تاکہ اُسے وہ حاصل ہو، جس کے لیے اُس نے تکلیف اٹھائی۔

،اگر اُس کا دُکھ بے حد گہرا اور لامتناہی نہ ہوتا
!تو اُس کی خوشی بھی اتنی بڑی نہ ہوتی کہ اُس کے دل کو کامل مسرت بخشتی

،مجھے معلوم ہے کہ یسوع زمین پر بہت غمگین تھا
!لیکن میں نے کبھی کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ تمام بنی آدم میں وہ سب سے زیادہ مسرور انسان تھا
،حتیٰ کہ اپنے دکھوں میں بھی
!کیونکہ محبت سے لبریز دل، جو دوسروں کے لیے قربان ہوتا ہے، وہ غم میں بھی خوشی پاتا ہے

!محبت، اُس کے محبوب کے لیے، ہر درد کو کسی نہ کسی طرح شیریں بنا دیتی ہے
"!اُس خوشی کے سبب سے، جو اُس کے آگے رکھی تھی، اُس نے صلیب کی مشقت برداشت کی"
مگر کیسی مشقت؟
!ایسی کہ اُس نے اُسے حقیر جانا

،اگرچہ وہ شرم تھی، اور اُس کے دل کو توڑ دیا
،مگر اپنی محبت کی عظمت میں
!اُس نے اُس شرم کو روند ڈالا اور مقدس خوشی کے ساتھ اُسے قبول کیا

،اور اب آج

،ساری مشقت اور جنگ ختم ہو چکی"
،وہ اپنے آسمان میں داخل ہو چکا
،اور باپ کے تخت کے سامنے
"!وہ اپنے لوگوں کے لیے شفاعت کر رہا ہے

،اور جب اُس کے اپنے ایک ایک کر کے اُس کے پاس آتے ہیں
،اور جب وہ کبھی کبھی گروہ در گروہ آتے ہیں
!نجات دہندہ خوش ہوتا ہے

!میں پھر کہتا ہوں، اُس کی خوشی کو ناپو
!اُسے ناپو اُس کے دُکھوں سے
!اُسے ناپو اُس کی محبت سے
،اُس کی عظیم محبت سے
،اُس بے پایاں محبت سے
،اُس محبت سے جسے سیلاب ڈبو نہ سکے
!جسے کثرت کے پانی بجھا نہ سکے

،اور اب، اے خدا کے پاک لوگوں
کیا تم خوش ہونے سے انکار کر سکتے ہو، جب یسوع خوش ہے؟
،اگر وہ نجات یافتہ جانوں پر خوش ہوتا ہے
تو کیا تم اُس کے ساتھ خوش نہ ہو گے؟

کیا اُس آسمانی دل میں کوئی پاکیزہ سرایت نہیں؟
کیا تمہیں اُس کی چمکدار آنکھوں سے روشنی نہیں ملتی؟
،اگر تم اُسے خوش دیکھو
!تو تم اپنی چھوٹی چھوٹی پریشانیاں بھول جاؤ گے

!اے مبارک لوگو!"
،دعا کرتا ہوں کہ تم اُس وعدہ کے مفہوم کو جان لو
"داخل ہو جا اپنے خداوند کی خوشی میں"

کیا وہ خوشی تمہارے اندر ہوگی؟
کیا وہ تمہاری خوشی کو کامل کرے گی؟
،تاکہ تم مسیح کے ساتھ خوشی مناؤ
!جو خوشی منا رہا ہے

،اور ایک اور ہے
!جو خوش ہو رہا ہے

،روح القدس کو خوشی ہے کہ وہ دیکھے"
"اُسے جو اُس کی آگ سے نیا بنایا گیا

کیا ہم کبھی روح القدس کی ویسی تعظیم کرتے ہیں، جیسی ہمیں کرنی چاہیے؟
!مجھے خوف ہے کہ ہم اُسے اپنی بھول سے سخت رنجیدہ کرتے ہیں

!اے پیارو، ذرا ٹھہرو اور سوچو
،مسیح کا ابن آدم کے درمیان مجسم ہونا
،واقعی عظیم ترین حیرتوں میں سے ایک ہے
!کہ وہ اپنی جلالی بارگاہ سے زمین پر نازل ہوا

مگر میں نہیں جانتا کہ گنہگار انسان کے اندر روح القدس کا سکونت اختیار کرنا
کہیں اور بھی زیادہ حیرت انگیز اور محبت کی زیادہ عاجزانہ نمود نہیں؟

!مسیح نے جسم اختیار کیا، مگر وہ جسم مقدس تھا
!گناہ نے اُس کے بدن میں کبھی جگہ نہ پائی
—لیکن روح القدس
—وہ پاکیزگی کا بے پایاں دریا
وہ آ کر گنہگار انسانوں میں سکونت کرتا ہے

،یہ ہمارے بدن اُس کے بیکل ہیں
!لیکن ناپاک بیکل
،اور جب وہ ہمارے اندر رہتا ہے
تو وہ ہمارے دلوں کی ناپاکی کو ہمیشہ دیکھتا ہے

،مسیح، یہ سچ ہے
،زمین پر چلتے پھرتے گناہ کو دیکھتا تھا
،اور اُس کا پاکیزہ دل غمگین ہوتا تھا
مگر ایک حد تک، وہ گنہگاروں سے جدا تھا

—لیکن روح القدس
،جو لامحدود طور پر پاک
،جو نرمی اور محبت کا خزانہ
—جو مقدس غیرت رکھنے والا ہے
وہ آ کر ہمارے اندر سکونت کرتا ہے

!ہمارے دلوں میں
،اور شاید ہفتہ گزر جاتا ہے

!مگر ہم اُس کی موجودگی کا اعتراف تک نہیں کرتے
ہر روز ہم اُس کے حکم سے سرکشی کرتے ہیں

،وہ ہمیں ناپاک دیکھتا ہے
!اور وہ رنجیدہ ہوتا ہے
،ہماری بھلائی کے لیے
اور اپنی پاکیزگی کے سبب سے

،وہ ہم میں فضل پیدا کرتا ہے
،اور ہم شیطان کو آنے دیتے ہیں
تاکہ وہ اُسی فضل کو بگاڑ دے

،وہ ہمیں سکھاتا ہے
اور ہم اُسے بھول جاتے ہیں

،وہ ہماری راہنمائی کرتا ہے
اور ہم راہ سے ہٹ جاتے ہیں

،مگر پھر بھی
،یہ محبوب، یہ وفادار، یہ نرم
،یہ کیوتر کی مانند شفیق روح
ہمیں چھوڑتا نہیں

!وہ ہمارے ساتھ بستا ہے
وہ ہم میں سکونت کرتا ہے

،کبھی وہ اپنے چہرے کو چھپا لیتا ہے
،کبھی وہ اپنے فضل کو روک لیتا ہے
مگر خُدا نے ہم سے اپنی روح کو کبھی بالکل نہ لیا

،اب ہر اُس جان کے معاملہ میں جو تبدیل ہوئی
،روحُ القدس کی کشمکش رہی ہے
،روحُ القدس کی مزاحمتیں رہی ہیں
،روحُ القدس کا غمگین ہونا رہا ہے
!اور روحُ القدس کے خلاف کئی قسم کے گناہ سرزد ہوئے ہیں

،مگر آخر کار
!اُس نے قادر مطلق ترغیبات کو دل پر مسلط کیا
،آخر کار، اُس نے اپنا ہاتھ دروازہ کے رخنہ میں ڈالا
!اور جان اُس کے لمس پر کھل گئی
!آخر کار، وہ دیکھتا ہے کہ یسوع دل میں بٹھایا گیا ہے

،وہی یسوع
،جسے روحُ القدس عزت دینے میں خوشی پاتا ہے
،کیونکہ اُس کا کام اور منصب یہی ہے
!کہ وہ مسیح کو جان پر ظاہر کرے

،اور یقیناً
،روحُ القدس کی خوشی اُتنی ہی ہے
!جتنی کہ خود یسوع کے دل میں ہے

جتنی کہ ازلی باپ کے دل میں ہے
!جب آخر کار ایک جان بچائی جاتی ہے

!تثلیث میں ایک خدا خوش ہے
!وہ اپنی محبت میں آرام پاتا ہے
!وہ توبہ کرنے والوں پر نغمہ سرائی سے خوشی کرتا ہے

پس آؤ، اے بھائیو
!ہم بھی خوشی کریں
،اپنے غموں کو کچھ دیر کے لیے بھلا دو
،ہر اُس چیز کو ترک کرو جو روکتی اور الجھاتی ہے
!اور آؤ، اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ خوشی کریں
!بہت سے اُن میں سے آج پہلی بار یہاں آئے ہیں

!گائے ہوئے بچھڑے کو ذبح کیا گیا ہے
!رقص اور نغمہ ہمارے درمیان ہے
،پس ہر ایک شادمان ہو
!اور اپنے خداوند کی خوشی میں شریک ہو

،کاش! کیسی مسرت ہوتی
!اگر یہ پوری جماعت نجات پاتی
!کاش! ہم سب آسمان میں ملیں

—مگر ذرا تصور کرو
،اگر مبلغ کو آج رات یہ پیغام ملے
،کہ یہاں موجود سب کے سب نجات پائیں گے
!سوائے ایک کے
،اور اگر اُسے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ وہ ایک کون ہے
!اور اُسے اسی وقت اُس کی نشاندہی کرنی ہو

!اوہ! ہولناک پیغام
!کیسی لرزہ خیزی چھا جاتی
،ہر شخص خوف میں ڈوب جاتا
!کہ کہیں وہی تو وہ بدنصیب نہیں

!مگر نہیں
!مجھے ایسا کوئی پیغام نہیں ملا! خدا کا شکر ہو
—اور پھر بھی
،اگر مجھے اُمید ہو
،کہ یہاں موجود سب کے سب نجات پائیں گے
،سوائے ایک کے
،تو میرا دل پھر بھی ہلکا ہوتا
—کیونکہ حقیقت میں
،اگر تم میں سے بعض توبہ نہ کریں
،اپنے گناہوں کو نہ چھوڑیں
،اور مسیح کے پاس نہ بھاگیں
!تو کھو جانے والا ایک نہیں، بلکہ بہت ہوں گے

!اے پیارے سامع
!تو وہ نہ بن
،جب تک رحمت اپنی نرم آواز میں پکارتی ہے

”لوٹ آ، لوٹ آ“
جب تک محبت اپنے زخمی ہاتھ سے اشارہ کرتی ہے
اور زخمی پہلو سے فریاد کرتی ہے
”اوہ! ایمان لا، اور آ“
!جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا، نجات پائے گا
”!جو ایمان نہ لائے، وہ ہلاک ہوگا“
!خدا تجھے مسیح پر بھروسا کرنے اور جینے کی توفیق بخشے
!امین

بیان از سی. ایچ. سپرجن

رومیوں 12-1-16

آیت 1

”پس اے بھائیو، میں تم سے درخواست کرتا ہوں“

پولس ایک ٹھنڈے دلائل دینے والا شخص ہے۔
!وہ حق کی جری منادی کرتا ہے
لیکن یہاں وہ ہمیں التجا کر رہا ہے

میں تصور کر سکتا ہوں
کہ وہ اپنے قلم کو کاغذ سے اٹھاتا ہے
اور ہمارے گرد نظر دوڑاتا ہے
اور اپنی منت کرنے والے لہجے میں کہتا ہے

پس اے بھائیو، میں تم سے درخواست کرتا ہوں
خُدا کی رحمتوں کے وسیلہ سے
خُدا کی بڑی رحمت کے وسیلہ سے
”اُس کی بے شمار اور ہمیشہ کی رحمتوں کے وسیلہ سے

کیا اس سے زیادہ قوی دلیل کوئی اور ہو سکتی تھی؟
”پس اے بھائیو، میں تم سے خُدا کی رحمتوں کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں“

پہلا آیت (جاری)

کہ تم اپنے بدنوں کو زندہ قربانی کے طور پر پیش کرو
جو پاک اور خُدا کے نزدیک مقبول ہو
”یہی تمہاری معقول عبادت ہے“

اگرچہ وہ تم سے اس کا التماس کرتا ہے
!مگر وہ اس کا پورا حق بھی رکھتا ہے
یہ تمہاری معقول عبادت ہے

کیا ہمیں معقول ہونے کے لیے منتوں کی ضرورت ہے؟
افسوس! بعض اوقات ہمیں واقعی ضرورت ہوتی ہے

اور ہمیں کیا کرنا ہے؟

!اپنے بدنوں کو خُدا کے سامنے پیش کرنا ہے
!صرف اپنی روحوں کو نہیں
بلکہ اسے حقیقی، عملی حقیقت بنانا ہے

،یہ جسم و خون
،جس میں تمہاری جان بسی ہے
اُسے خُدا کے لیے پیش کرنا ہے

،مگر مردہ قربانی کے طور پر نہیں
!بلکہ زندہ رہتے ہوئے قربانی کے طور پر
،زندہ قربانی جو خُدا کے لیے مقدس ہو
اور اُس کے نزدیک مقبول

!یہی معقول عبادت ہے
خُدا ہمیں اسے پورا کرنے کی قوت دے

آیت 2

”اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو“

جس طرح دُنیا کے لوگ جیتے ہیں، تم نہ جیو۔
دُنیا کی رسموں، دُنیا کی وضعوں، دُنیا کے اصولوں کی پیروی نہ کرو۔
”اس جہان کے ہمشکل نہ بنو۔“

دوسری آیت

”بلکہ تمہاری صورت بدل جائے“

،محض اس جہان کے غیرمشابہ ہونا کافی نہیں
!بلکہ تم بدلنے والے بنو
!ایسے کہ تمہاری شکل و صورت ہی نئی ہو جائے

،اپنے ذہن کی تجدید کے وسیلہ سے
***تاکہ تم آزمائش کر کے جان سکو کہ خُدا کی نیک، پسندیدہ، اور کامل مرضی کیا ہے۔

،یہ مقدس زندگی کے وسیلہ سے
،یہ اپنے بدنوں کو وقف کرنے کے وسیلہ سے ہی ممکن ہے
کہ ہم خُدا کی مرضی کو جان سکیں۔
،ہم اُسے نہ جان سکتے ہیں، نہ عملی طور پر پورا کر سکتے ہیں
جب تک کہ ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر خُدا کے لیے مخصوص نہ کر دیں۔

تیسری آیت

،کیونکہ میں اُس فضل کے وسیلہ سے
،جو مجھ کو دیا گیا، تم میں سے ہر ایک سے کہتا ہوں
،کہ جتنا وہ اپنے بارے میں سوچے، اُس سے زیادہ نہ سمجھے
،بلکہ اعتدال سے سوچے
”جیسے کہ خُدا نے ہر ایک کو ایمان کی مقدار بانٹی ہے۔

فروتنی اعتدال سے سوچنا ہے۔
غرور نشے کی سی سوچ ہے۔

، جو شخص اپنے بارے میں حد سے زیادہ سوچتا ہے
وہ خود پسندی کے نشے میں مدبوش ہے۔
، لیکن جو درست فیصلہ کرتا ہے، اور اس لیے خاکسار ہے
وہ اعتدال سے سوچتا ہے۔

، خُدا ہمیں بخشے
کہ ہم اپنے بارے میں اعتدال سے سوچیں، اور نہایت خاکسار ہوں۔

چوتھی اور پانچویں آیت

، کیونکہ جیسے ہمارے بدن میں بہت سے اعضا ہیں
، اور سب اعضا کا ایک ہی کام نہیں
، ویسے ہی ہم بھی جو بہت سے ہیں، مسیح میں ایک بدن ہیں
“اور آپس میں ایک دوسرے کے اعضا۔

! یہی وجہ ہے کہ فرق پایا جاتا ہے
، اگر ہاتھ کو بالکل پاؤں کی مانند بنا دیا جائے
! تو وہ دسویں حصے کے برابر بھی کارآمد نہ رہے
، اگر آنکھ کو کان جیسی قوت دی جائے
، تو وہ دیکھنے کے قابل نہ رہے گی
! اور یوں سارا بدن نقصان اُٹھائے گا

، کیا ہم آنکھ، کان، پاؤں اور ہاتھ کا موازنہ کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ فلاں زیادہ بہتر ہے؟
! ہرگز نہیں
! یہ سب اپنی جگہ ضروری ہیں

، پس، تم بھی آپس میں اپنا موازنہ نہ کرو
، کیونکہ اگر تم مسیح کے بدن میں ہو
! تو تم میں سے ہر ایک ضروری ہے
، تمہاری انفرادیت
، اور تمہارے بھائی کی انفرادیت
، اُس بدن میں اپنی جگہ رکھتے ہیں
! اور خُدا کے حضور بیش قیمت ہیں

چھٹی سے آٹھویں آیت

، پس ہمیں جو فضل بخشا گیا، اُس کے مطابق
اگر پیشین گوئی ہے، تو ایمان کی نسبت سے پیشین گوئی کریں؛
اگر خدمت ہے، تو خدمت میں لگے رہیں؛
اگر سکھانے والا ہے، تو تعلیم میں محنت کرے؛
“اگر نصیحت کرنے والا ہے، تو نصیحت میں مشغول رہے۔

، ہر ایک اپنے کام پر قائم رہے
! اپنے مقام پر ٹھہرا رہے

، اگر تم محض نصیحت کرنے والے ہو
! تو تعلیم دینے کا بہانہ نہ کرو
، اگر تمہارا کام خدمت ہے
، اور تم پیشین گوئی نہیں کر سکتے
! تو اس میں ہاتھ نہ ڈالو

!ہر ایک اپنے مرتبے کے مطابق رہے

آٹھویں اور نویں آیت

جو دیتا ہے، وہ سادگی سے دے؛“
جو پیشوا ہے، وہ جانفشانی کرے؛
جو رحم کرتا ہے، وہ خوش دلی سے رحم کرے۔
“!محبت بناوٹ سے خالی ہو

!ایسی محبت کا دکھاوا نہ کرو، جو تمہارے دل میں نہیں
،اپنی گفتار کو "پیارے بھائی" اور "پیارے بہن" کے الفاظ سے مزین نہ کرو
!جبکہ تمہارے دل میں حقیقی محبت نہ ہو
،اور اگر تمہارا دل محبت سے بھرا بھی ہو
،تو اُسے بناوٹ کے غلاف میں نہ لپیٹو
!جیسے بعض کرتے ہیں

“!محبت بناوٹ سے خالی ہو”

نویں آیت

“بدی سے نفرت رکھو؛“
خُدا کے لوگوں کے لیے لازم ہے کہ وہ بدی سے شدید نفرت کریں۔
!برائی سے متنفر رہو

نویں آیت (دوسرا حصہ)

“نہی سے لپٹے رہو؛“
!اُس سے چمٹے رہو
!اُسے مضبوطی سے تھامے رکھو
!اُس سے ایک انچ بھی دور نہ ہٹو

دسویں آیت

“آپس میں برادرانہ محبت رکھو؛“
!اے کلیسیا کے اراکین، اُسے سُنو
محبت میں خلوص اور حقیقی ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے سے پیش آؤ۔
“آپس میں برادرانہ محبت رکھو۔“

دسویں آیت (دوسرا حصہ)

“عزت دینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ؛“
!اپنے بھائی کو اپنے سے مقدم سمجھو
!پہلا مقام لینے کی بجائے، دوسرے مقام کے لیے کوشاں رہو

گیارہویں آیت

“کسی کام میں سُسْت نہ ہو؛“
!کابل شخص کسی بھی جگہ باعثِ زینت نہیں ہوتا

گیارہویں آیت (دوسرا حصہ)

”روحانی جوش میں گرم رہو؛“
!جلتے رہو
!تمہاری رُوح خود جوش سے دبکتی رہے

گیارہویں اور بارہویں آیت

”خُداوند کی خدمت کرتے رہو، اُمید میں خوشی مناتے رہو؛“
،اگر تمہارے پاس اور کوئی سببِ مسرت نہ بھی ہو
!تو بھی اُمید میں خوش رہو

بارہویں آیت

”مصیبت میں صابر رہو؛“
مصیبت کا مطلب ہے جیسے کھلیان میں دانوں کو ہاون سے کوٹا جاتا ہے۔“
!پس جب آزمائش کی ضرب شدید پڑے، تو صبر کرو

بارہویں اور تیرہویں آیت

”دُعا میں مشغول رہو؛ مقدسین کی ضروریات میں شریک ہو؛“
،جب تم اپنی ضروریاتِ خُدا کے حضور رکھ چکو
تب اُن کی مدد کرو جو تمہارے پاس حاجت مند آتے ہیں۔

تیرہویں اور چودہویں آیت

”مہمان نوازی کے مشتاق رہو۔ جو تمہیں ستاتے ہیں، اُن کے لیے برکت چاہو؛ برکت چاہو اور لعنت نہ دو۔“
ایک مسیحی کا لعنت دینا نہایت ہی نامناسب منظر ہے۔
یہ ہمارا کام نہیں کہ ہم لعنت کریں، بلکہ ہمیں آدم زادوں کے لیے برکت چاہنی چاہیے۔
”برکت دو اور لعنت نہ دو۔“

پندرہویں آیت

”خوش ہونے والوں کے ساتھ خوشی مناؤ؛“
کسی کی خوشی کو بوجھ نہ سمجھو۔ اگر وہ حقیقی خوشی مناتے ہیں، تو اُن کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔
!اُن کے شکرگزاری کے گیت میں اُن کا ساتھ دو

پندرہویں آیت (دوسرا حصہ)

”رونے والوں کے ساتھ روؤ؛“
غمزدوں کے ساتھ ہمدردی رکھو۔ اُن کے بوجھ میں شریک ہو جاؤ۔
میں یقین رکھتا ہوں کہ رونے والوں کے ساتھ رونا آسان ہے، بہ نسبت خوش ہونے والوں کے ساتھ خوشی منانے کے۔
،کیونکہ ہمارا نفس اُن سے حسد کرنے لگتا ہے جو خوش ہیں
جبکہ وہ دکھیوں کے ساتھ ہمدردی کرنے میں زیادہ اعتراض نہیں کرتا۔
پس دونوں حکموں پر عمل کرو؛
”خوش ہونے والوں کے ساتھ خوشی مناؤ، اور رونے والوں کے ساتھ روؤ۔“

سولہویں آیت

”آپس میں یک دل رہو؛“

اے مسیحی لوگو! آپس میں متفق رہو۔ ہمیشہ بحث و تکرار میں نہ لگے رہو۔

کلیسیائی زندگی میں بہت کچھ ہماری یکجہتی پر موقوف ہے، نہ صرف دل میں بلکہ فکر میں بھی۔

ایک خداوند، ایک ایمان، ایک بپتسمہ—یہ سب مسیحی رفاقت کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔“